

132956-سلام کرنے اور جواب دینے کا افضل ترین طریقہ

سوال

میں سلام کرنے اور اس کا جواب دینے کے طریقے کے متعلق جاننا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام اور اس کا جواب کس طرح منقول ہے؟ اور کیا سلام کے جواب میں و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرۃ کشنا ثابت ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

سلام کرتے ہوئے مسلمان صرف "السلام علیکم" کہہ سکتا ہے، اور اگر "ورحمۃ اللہ" بھی ساتھ ملا لے تو یہ افضل ہے، اور اگر "برکاتہ" کا اضافہ بھی کر لے تو یہ سلام کرنے کے سب سے افضل ترین الفاظ ہیں۔

اسی طرح سلام کے جواب میں وہی الفاظ کہہ دے جو سلام میں تھے تو یہ جائز ہے، اور اگر مذکورہ اضافوں کے ساتھ کہے تو یہ افضل عمل ہے، اس طریقے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

[وَإِذَا خَدَّمْتُمْ بِيَمِينِكُمْ فَلْيَحْمِلْهُ أَيْمَنُهُ إِذَا أُوذِدُوهَا]

ترجمہ: جب کوئی شخص تمہیں سلام کئے تو تم بہتر الفاظ میں اس کے سلام کا جواب دو یا کم از کم وہی الفاظ لٹا دو۔ [النساء: 86]

ایسے ہی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانے میں تشریف فرماتھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "﴿السلام علیکَ يارَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْکُمْ﴾" کیا عمر اندر آستہ ہے؟۔ "اس حدیث کو ابو داؤد رحمۃ اللہ (5203) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمۃ اللہ نے اسے صحیح ابو داؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو کہے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ) اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ (2721) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمۃ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

ایسے ہی سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مردی ہے کہ ایک شخص نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: "السلام علیکم" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ پڑھ گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وس"۔ [یعنی دس نیکیاں] پھر دو سرا آدمی آیا اور اس نے کہا: "السلام علیکم و رحمۃ اللہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا اور وہ پڑھ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیس"۔ پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: "السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب عنایت فرمایا اور وہ پڑھ گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیس"۔ اس حدیث کو ابو داؤد: (5195) اور ترمذی: (2689) نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دی، جبکہ البانی رحمۃ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ جب میں آپ کو السلام علیک کہہ رہے ہیں۔) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: {و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ} اس حدیث کو مام بخاری: (3045) اور مسلم: (2447) نے روایت کیا ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ سلام کی کیفیت کے متعلق باب میں کہتے ہیں :
 "سلام کرنے والا {السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ} جمع کی ضمیر استعمال کر سکتا ہے چاہے مخاطب ایک شخص ہی کیوں نہ ہو۔
 اس کے جواب میں مخاطب شخص {و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ} یعنی جواب کے شروع میں واو عاطفہ لگائے گا۔ "ختم شد
 "ریاض الصالحین" (ص 446)

سلام کرتے ہوئے اور سلام کے جواب میں "و مغفرة" کے الفاظ بعض روایات میں آتے توہین لیکن وہ روایات صحیح ثابت نہیں ہیں، اس حوالے سے وارد احادیث میں سے کچھ درج ذیل ہیں :

1- سمل بن معاذ بن انس اپنے والد معاذ سے بیان کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس میں سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث جیسے ہی الفاظ ہیں، تاہم اس میں اضافہ ہے کہ : چوتھا شخص بھی داخل ہوا اور اس نے داخل ہو کر کہا : {السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ و مغفرة} تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (چالیس) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا : (نیکیاں اسی طرح بڑھتی ہیں۔) ابو داود : (5196) لیکن اس حدیث میں موجود اضافہ {و مغفرة} کو ابن العربي مالکی، نووی، ابن قیم، ابن حجر، اور البانی رحمہم اللہ جمیعانے ضعیف قرار دیا ہے۔

چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :
 "یہ حدیث صحیح ثابت نہیں ہے، اس میں تین علتیں ہیں :
 پہلی : اس کاراوی ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون ہے جو کہ قابل صحبت نہیں ہے۔
 دوسری : اس روایت میں سمل بن معاذ ہے وہ بھی سابقہ راوی جیسا ہی ہے۔
 تیسرا : اس روایت کے ایک راوی سعید بن ابو میر یقین کے ساتھ روایت بیان نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ مجھے لکھا ہے کہ میں نے نافع بن زید سے سنا تھا۔ "ختم شد
 ماخوذ از : "زاد المعاد فی بدی خیر العباد" (417، 2/418)

مزید کے لیے دیکھیں : "السلسلۃ الصعینۃ" (5433)

2- سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا کرتا تھا : {السلام علیک یا رسول اللہ} تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جواب میں کہا کرتے تھے : {وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَةُ ذَرْفَتُهُ} اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا : اللہ کے رسول ! آپ انہیں جو سلام کا جواب دیتے ہیں وہ کسی اور کو نہیں دیتے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (میرے لیے اس عمل میں کیا رکاوٹ ہے ؟ اسے تو دس سے بھی زیادہ لوگوں کا اجر مل جاتا ہے !) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کا بہت خجال رکھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو ابن سُنی نے "عمل الیوم واللیلة" (235) میں روایت کیا ہے لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے، اسے ابن قیم رحمہ اللہ نے "زاد المعاد" (2/418) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

جبلہ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "فتح الباری" (11/6) میں یہ کہتے ہوئے ضعیف قرار دیا ہے کہ :
 "اس روایت کو ابن سُنی نے اپنی کتاب میں انتہائی کمزور سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ "ختم شد

3- سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سلام کستے تو ہم جواب میں {وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَةُ ذَرْفَتُهُ} کہا کرتے تھے۔) اس حدیث کو امام پیغمبر نے "شعب الایمان" (6/456) میں روایت کیا ہے لیکن اس سے باس الفاظ ضعیف قرار دیا کہ : "اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو ہم اس کے قائل ہوتے، لیکن اس کی امام شعبہ تک سند

میں ایسے راوی ہیں جو کہ قبل حجت نہیں ہیں۔"

اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ایک اور روایت جو کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس روایت کو امام یہقی نے شب الایمان میں ضعیف سنہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ " ختم شد
"فتح الباری" (11/6)

اس بنا پر سلام کرنے کے بہترین الفاظ السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ ہیں۔

جبکہ سلام کا جواب دینے کے بہترین الفاظ و علیکم السلام و رحمة اللہ و برکاتہ ہیں۔

واللہ اعلم